



آند نرائن ملا

۳۔ زمینِ وطن

پہلی بات : ہمارے نبی ﷺ کو ان کے وطن یعنی مکے کے رہنے والوں نے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ ان کی زیادتیاں جب حد سے بڑھ گئیں تو خدا نے آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانے کا حکم دیا۔ اسے ہجرت کہتے ہیں۔ رخصت کے وقت آپ نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر فرمایا تھا، ”مجھے تجھ سے بے حد محبت ہے مگر کیا کروں میری قوم مجھے یہاں رہنے نہیں دیتی۔“ اللہ کے رسول کے اس قول سے پتا چلتا ہے کہ ہم جس گھر، محلے، بستی اور علاقے میں رہتے ہیں ہمیں اس سے فطری لگاؤ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص کو اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے۔ اسے وطن کی ہر چیز خوب صورت نظر آتی ہے۔ ذیل کی نظم وطن کی محبت کے جذبات سے لبریز ہے۔

جان پہچان : آند نرائن ملا ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اُردو فارسی گھر پر پڑھی۔ انگریزی ادب میں ایم۔ اے کیا۔ انھوں نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور ترقی کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کے عہدے تک پہنچے۔ ان کی شاعری میں سنجیدگی و متانت اور درد و اثر کی ملی جلی کیفیت ملتی ہے۔ ’جوائے شیر، کچھ ذرے کچھ تارے‘ اور ’میری حدیثِ عمر گریزاں‘ ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۱۳ جون ۱۹۹۷ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

زمینِ وطن ! اے زمینِ وطن
ترے کوہ و دریا جمال آفریں
تری وادیاں رشکِ خلدِ بریں
کسی نے تجھے یوں بنایا حسین
کہ جیسے سنواری گئی ہو دلہن
زمینِ وطن ! اے زمینِ وطن
یہ دہلی کے نقش و نگارِ خموش
یہ چھوڑ کی خاکِ لالہ فروش
یہ کیلاش کی چوٹیاں برف پوش
تجھے ڈھونڈتی ہیں ، عروج کہن
زمینِ وطن ! اے زمینِ وطن

بدلنے کو ہے موسمِ روزگار
ہواؤں میں ہے گویا کیف و خمار
تری سمت پھر آرہی ہے بہار

لیے پھر گل و لالہ و نسترن
زمینِ وطن ! اے زمینِ وطن

اخوت کا پھر ہاتھ میں جام لے
مساواتِ انساں کا پھر نام لے
روایاتِ ماضی سے پھر کام لے

وطن کو بنا در حقیقت وطن
زمینِ وطن ! اے زمینِ وطن

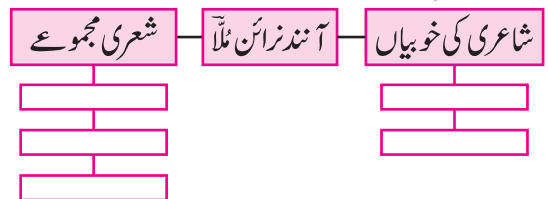
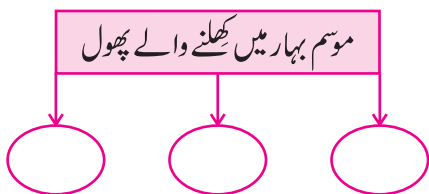
خلاصہ : شاعر نے اس نظم میں اپنے وطن کی تعریف کی ہے۔ وہ اپنے وطن کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تیرے کوہ و دریا اور تیری وادیاں اتنی خوب صورت ہیں کہ جنت ان پر رشک کرے۔ تجھے اس طرح بنایا گیا ہے جیسے کوئی دلہن سنواری جاتی ہے۔ شاعر اپنے ملک کے اہم مقامات کا تذکرہ کرتے ہوئے دہلی کی عمارتوں کے نقش و نگار، چٹوڑ کی سرزمین اور کیلاش پر بت کی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں کو یاد کرتا ہے۔ اسے ماضی کی عظمت کے واقعات یاد آتے ہیں۔ شاعر موجودہ دور کے حالات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ملک کے حالات بدلنے والے ہیں۔ ہواؤں میں کیف و خمار ہے اور موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ شاعر یہ تلقین کرتا ہے کہ ملک میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں قدیم زمانے سے یہی اتفاق و اتحاد کی روایات چلی آ رہی ہیں۔ یہی اتحاد اور یکجہتی ہے جو کسی ملک کو جوڑتی ہے اور ملک کو صحیح معنوں میں ملک بناتی ہے۔

معانی و اشارات

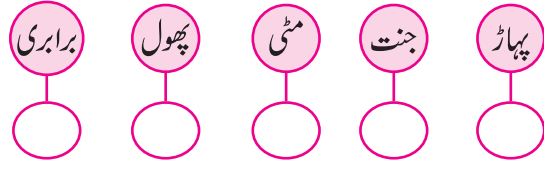
جمال آفریں	- خوب صورتی کو ظاہر کرنے والے مراد	عروج کہن	- پرانی اونچائی مراد پرانے وقتوں کی ترقی
رشک	- کسی کی برابری کرنے کی خواہش	کیف و خمار	- نشے کی حالت
خلدِ بریں	- اعلیٰ درجے کی جنت	لالہ و نسترن	- سرخ و سفید پھول
نقش و نگارِ خوش	- مراد یادگاریں	روایاتِ ماضی	- پرانی رسمیں
خاکِ لالہ فروش	- خوں رنگ زمین		
	Soil soaked in blood		
	Paradise		
	Monuments		
	Envy		
	Arousing beauty		
	Rise of olden times		
	Hangover		
	Old traditions		
	flowers (Tulip and dog rose)		
	Red and white		

مشقی سرگرمیاں

- نظم کا مطالعہ کر کے سرگرمیوں کو ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔
- ’جان پہچان‘ کی مدد سے ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔
- آئندہ نائن ملا کے پیشے : (۱) (۲)
- درج ذیل رواں خاکہ مکمل کیجیے۔



❖ نظم سے درج ذیل الفاظ کے ہم معنی لفظ تلاش کر کے لکھیے۔



❖ لفظ 'حسین' کے معنی خوب صورت ہیں۔ اس کی مدد سے ایسا لفظ بنائیے جس کے معنی 'خوب صورتی' ہوں۔

❖ لفظ 'گل' پر زیر، زبر، پیش لگا کر لکھیے اور ان کے معنی معلوم کیجیے۔

معما

❖ دیے گئے حرفی جال کو غور سے دیکھیے اور اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں ترتیب میں 'پرنندوں' کے نام تلاش کر کے لکھیے۔

ق	م	ر	ی	ن
ط	و	ط	ا	ف
ج	ر	ا	س	ا
چ	ک	و	ر	خ
ش	ب	س	ع	ت
ا	و	ک	ق	ہ
ہ	ت	ب	ا	ز
ی	ر	و	ب	ا
ن	ق	م	ا	غ

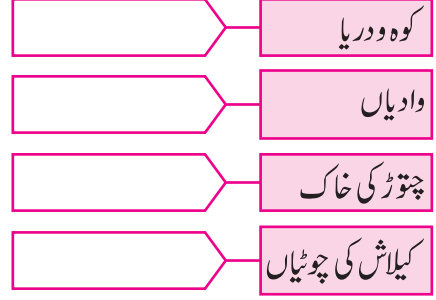
اوپر سے نیچے:

.....
.....

دائیں سے بائیں:

.....
.....
.....
.....

❖ درج ذیل کے بارے میں نظم سے شاعر کے الفاظ لکھیے۔



❖ درج ذیل سے شاعر کی جن چیزوں کی تمنا ہے انہیں نظم سے شاعر کے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

- ۱۔ ہاتھ میں جام
- ۲۔ نام لے
- ۳۔ کام لے

❖ نظم کے دوسرے بند میں شاعر نے ملک کی تین چیزوں کا ذکر کیا ہے، انہیں لکھ کر ان کے مرادی مفہوم لکھیے۔

❖ ملک کے لوگوں کو شاعر کی نصیحت اور نصیحت کرنے کی وجہ بیان کیجیے۔

❖ نظم میں آئے ہوئے مختلف مقامات کے نام تحریر کیجیے۔

❖ نظم کے تیسرے بند کی تشریح کیجیے۔

❖ ذیل کے مصرعوں کے خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ کسی نے تجھے یوں بنایا حسین

۲۔ اخوت کا پھر ہاتھ میں جام لے

۳۔ وطن کو بنا درحقیقت وطن

❖ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

ب	الف
کیف و خمار	بدلنے کو ہے
برف بار	ہواؤں میں ہے گویا
موسم روزگار	تری سمت پھر آ رہی ہے
بہار	